السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رحم میں نطفہ جب پہنچتا ہے تو ایک ہی جرثومہ بیضہ میں داخل ہوتا ہے پس اسی کیساتھ بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اگرچہ بعد میں جتنی بار بھی جماع کرے اور آزاد عورت جب حاملہ ہو تو اس کے ساتھ جماع برداشت کی حد تک ہو سکتا ہے۔ اس میں جواز ہے لیکن اعتراض یہ ہے کہ مشکوٰۃ جلد ثانی باب استبراء رحم میں نبی ﷺ نے ''غیلہ'' سے منع فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا کہ یہ غیر کی کھیتی کو پانی پلانے والی بات ہے۔

حالانکہ زمین کو پانی ملنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس لونڈی کو تو رحم میں کوئی فائدہ نہیں۔ مشبہ، مشبہ بہ کے موافق ہی نہیں تو یہ آزاد عورت حاملہ ہو تو اجازت اور اسی طرح لونڈی کے لیے ممنوع اور علت 'سَقِيَ الْمَائَ زَرْعَ غَيْرِهِ' حالانکہ (معلول لہ میں معلول علیہ والی علۃ ہے ہی نہیں۔ (احسان اللہ فاروقی۔ ڈیرہ غازی خان) (۲۶ مارچ ۱۹۹۹ئ

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلاریب حمل جب ٹھہرتا ہے تو اس کا استقرار ایک محفوظ مقام پر ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

أَلَمْ نَخْلُقكُّم مِن ماءٍ مَهينٍ ٢٠ فَجَعَلنٰهُ فى قَرارٍ مَكينٍ ٢١ إِلىٰ قَدَرٍ مَعلومٍ ٢٢ فَقَدَرنا فَنِعمَ القٰدِرونَ ٢٣ ... سورة المرسلات

'کیا ہم نے تم کو حقیر پانی سے نہیں بنایا (پہلے) اس کو ایک محفوظ جگہ میں ایک معین وقت تک رکھا پھر اندازہ مقرر کیا۔ اور ہم کیا ہی خوب اندازہ مقرر کرنے والے ہیں۔''

اس کے باوجود اجسام میں وطی کے اثرات کا ظہور پذیر ہونا ایک طبعی امر ہے۔ اس کے کم از کم نفسیاتی تاثیر سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اہل تجارب کے ہاں یہ بات مشہور و معروف ہے۔ جماع کا اثر خواہ بچہ کی تخلیق پر ہو یا نشوونما اور غذا وغیرہ میں سے جونسی بھی صورت ہو، کسی نہ کسی نوع کی تاثیر کا امکان موجود ہے۔ حدیث 'سَقيُ الْمَاءِ زَرْعَ غَيْرِهِ' میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔ اس طرح مشبہ اور مشبہ بہ یعنی ولد اور زرع میں مطابقت پیدا ہو جاتی ہے اس امر کی تصدیق ایک دوسری روایت سے بھی ہوتی ہے جس کے الفاظ یوں ہیں:

'كَيفَ يَستَعْبِدُهُ وَقَدْ غَذَاهُ فِي سَمعِهِ وَبَصَرِهِ۔' (بداية المجتهد: ۴۸/۲'

''یعنی پہلے کی حاملہ سے جماع کرنے والا بچہ کو اپنا غلام کیسے بنائے گا حالانکہ اس کے کان اور آنکھ میں اس نے غذا پہنچائی ہے۔''

یاد رہے وطی صرف اس لونڈی سے ممنوع ہے جو قیدی بنتے وقت حاملہ تھی تاکہ سلسلہ نسب کا اختلاط نہ ہونے پائے ورنہ عام حالات میں استبراء رحم (رحم کو پاک کرنا یعنی ماہواری کی آمد کا انتظار کرنا) کے بعد آزاد عورت کی طرح لونڈی سے بھی جماع جائز ہے۔ بعد ازاں خواہ مالک سے حاملہ ہی کیوں نہ ہو پھر بھی جماع جائز ہے۔ سو حدیث 'سَقيَ الْمَائَ زَرْعَ غَيْرِهِ' کا تعلق صرف غیر کے حمل سے ہے نہ کہ اپنے سے اس میں تو آزاد عورت اور لونڈی دونوں کا جواز یکساں ہے۔

اس توجیہ اور تشریح سے باہمی علت کا اشتراک بھی عیاں ہو جاتا ہے۔ نیز واضح ہو کہ غیلۃ سے منع والی روایت مشکوٰۃ میں باب استبراء کے تحت بیان نہیں ہوئی بلکہ اس کا تعلق باب المباشرۃ سے ہے۔ اگرچہ اصلاً غیلہ جائز ہے لیکن موضوع ہذا سے غیر متعلق ہے۔ غیلہ کی تعریف امام مالک رحمہ اللہ اور اصمعی کے نزدیک یوں ہے۔

'أن يُجامِعَ امرأتَهُ وَهِيَ مُرضِع۔'

(حالت رضاعت میں بیوی سے مجامعت کرنا۔ یہ بھی یاد رہے اصل لفظ غیلہ ہے غلیہ نہیں ہے جس طرح کے سوال میں ہے۔ (ملاحظہ ہو شرح مسلم نووی: ۱۶/۱۰''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، متفرقات: صفحہ:649